سوال

(34) سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمازجنازہ میں سورۃ الفاتحہ لازمی پڑھنی چاہیۓ یا نہیں ۔ احادیث سے جواب دیں ۔
۲۔ نمازمیں مقتدی کوسورۃ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنی چاہیۓ یاکہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: آپ کے سوالات کے ترتیب وارجوابات حاضر خدمت ہیں ۔ طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا : ''میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ۔ انہوں نے اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی ۔

صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَقَالَ: «إِنَّهَا مِنَ السُّنَّةِ»

میں نے ان کا ہاتھ پکڑکر کہا آپ فاتحہ پڑھتے ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک یہ سنت اور حق ہے '' ۔
(المنتقی لابن جارود (۵۳۴) بخاری مع فتح الباری ۳/ ۲۰۳،۱ ابوداؤد (۳۱۹۴) نسائی ۴/۷۴، ۷۵ ترمذی (۱۰۲۸) حاکم ۱/ ۳۵۷ بیہقی ۴/۳۸)
اوراصول حدیث میں یہ بات متحقق ہے کہ جب صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہے کہ من السنۃ کذا اس مسئلہ میں سنت اسی طرح ہے تو وہ مسند ومرفوع روایت سمجھی جاتی ہے ۔ یہی بات احناف، شوافع اورجمہور علماء اصولین کے نزدیک درست ہے جیساکہ المجموع للنوی ۵/۲۳۲ اورابن الہم حنفی نے اپنی کتاب ''التحریر'' میں لکھا اوراس کے شارح ابن امیر الحاج ۲/۳۳۴ پر لکھا ہے کہ ہمارے متقدمین علماء کے نزدیک یہ بات درست ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازجنازہ مین سورۃ فاتحہ پڑھنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا ۔ اور صحابہ کرام بھی نمازجنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے ۔
(۲۲) صحیح احادیث کی روسے امام ہویا مقتدی مفردست پر ہر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے :

"عن عبدۃ بن الصامت اَن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصلاۃ لمن یقرا بفاتحۃ الکتاب"

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ فاتحہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے '' ۔
(بخاری مع الفتح الباری ۲۳۷،۲/۲۳۶ ، مسلم ۱/۲۹۵ ، ابوداوؐد (۸۲۲) نسائی ۱۳۸ ، ۲/۱۳۷ ، ترمذی (۲۴۷) ، ابن ماجہ (۸۳۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا جو بھی نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی، مفرد ہو یا رکوع پانے والا اگر سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"أی فی کل رکعة منفرداأو إمام أو ماموما سواء أسر الإمام او جهر (قسطلانی شرح بخاری 2/439)

''اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہر رکعت میں ہر نمازی خواہ امام ہو یا منفرد یا مقتدی، خواہ امام آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے''۔

اسی طرح علامہ کرمانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

"وفی الحدیث دلیل علی أن قراۃ الفاتحة واجبة علی الإمام والمأموم فی الصلوۃ کلها"

اس حدیث میں دلیل ہے کہ سورۃ فاتحہ امام اور مقتدی پر ہر نماز میں واجب ہے''۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

صبح کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ قرأت کر رہے تھے۔ آپ پر قرأت تقیل ہو گئی، نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ ہم نے عرض کیا جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ابو داؤد مع عون ۳۰۴/۱ دار قطنی ۳۱۸/۱ حاکم ۲۳۸/۱ بیہقی ۱۶۴/۲ مسند احمد ۳۱۶/۱۵ ابن خزیمہ ۳۰۴/۳ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر نمازی پر نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنی لازمی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ